مسلم۔ مسیحی مکالمہ ـــ ایک خوش آئند کوشش

[''عالمِ اسلام اور عیسائیت'' کے ادارتی صفحات میں تسلسل کے ساتھ اِس طرف توجہ دلائی گئی ہے کہ مسلم۔ مسیحی مکالمہ صرف اِسی صورت میں بارآور ہوسکتا ہے کہ مسیحی مذہبی رہنما، وطن عزیز کے ''سیکولر مسلمانوں'' کے ساتھ تبادلۂ خیال کے بجائے عامتہ الناس کے حقیقی نمائندہ علمائے کرام سے گفت وشنید کریں۔ یہ امر ازحد خوش آئند ہے کہ مسلم اور مسیحی برادریوں کے مذہبی رہنما باہم یک جا ہونے لگے ہیں۔ ایسے ہی ایک حالیہ اجلاس کی روداد روزنامہ ''پاکستان'' (لاہور) کے کالم نگار جناب شفیق جالندھری نے رقم کی ہے۔ مدیر]

کچھ عرصہ قبل ''ادارہ امورِ پاکستان'' کی ایک تقریب میں یہ تجویز پیش کی گئی کہ عالم اسلام کو اکیسویں صدی کا آغاز عیسائی دنیا کو امن اور صلح کی دعوت سے کرنا چاہیے۔ اسلامی سربراہی کانفرنس منعقد کر کے دنیا پر یہ واضح کرنا چاہیے کہ عالمی امن واخوت اور انسانی بھائی چارے کا جتنا اسلام حامی ہے، اتنا کوئی دوسرا مذہب نہیں۔ اسلام انسانی مساوات، بنیادی انسانی حقوق، عدل و انصاف پر زور دینے والا دنیا کا پہلا مذہب ہے۔ اس تقریب میں جامعہ اشرفیہ [لاہور] کے مولانا فضل الرحیم صاحب بھی موجود تھے، جنہوں نے اس سلسلے میں عملی اقدام کرنے پر زور دیا۔ الحمدللہ کہ اس سلسلے میں سب سے پہلے خود انہی نے عملی اقدام کیا اور ۲۰ اپریل کو لاہور میں صدر پاکستان جناب محمد رفیق تارڑ کی صدارت میں ''عالمی امن وہم آہنگی کے لیے مسلم۔ عیسائی مکالمہ'' کے عنوان سے ایک تقریب کا اہتمام کیا، جس کا آغاز انہوں نے خود تلاوتِ قرآن حکیم سے کیا۔

تقریب میں ملک بھر کے انتہائی ممتاز علمائے اسلام کے علاوہ عیسائیوں کے ممتاز سکالرز، مذہبی رہنماؤں اور عالمی سکھ تحریک کے سربراہ سردار گنگا سنگھ ڈھلوں نے بھی شرکت کی۔ ناروے